بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ہر روز ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۶ ربیع الاوّل ۱۳۹۰ھ - ۲۳ ہجرت ۱۳۴۹ھ - ۲۳ مئی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۱۷

برادرم محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب - ربوہ)

ربوہ ۲۲ - ہجرت - برادرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی صحت کے متعلق کل بعد دوپہر راولپنڈی سے ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ انتڑیوں میں جو کمزوری تھی وہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُور ہونی شروع ہو گئی ہے۔ کل اجابت ٹھیک طرح ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحبان نے اب کچھ غذا دینی شروع کی ہے۔ عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔

احباب جماعت درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ شافیٔ مطلق اپنے فضل و رحم سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے برادرم مرزا منیر احمد صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دُنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں

جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے اسے چاہیئے کہ وہ یہ راہ اختیار کرے

"انسان جب اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور ساری راحت اور لذّت اللہ تعالیٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہیں دُنیا بھی اس کے پاس آجاتی ہے مگر راحت کے طریق اَور ہو جائیں گے۔ وہ دُنیا اور اس کی راحتوں میں کوئی لذّت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاءؑ اور اولیاء کے قدموں پر دُنیا کو لا کر ڈال دیا گیا ہے مگر اُن کو دُنیا کا کوئی مزہ نہیں آیا کیونکہ اُن کا رُخ اَور طرف تھا۔ یہی قانونِ قدرت ہے۔ جب انسان دُنیا کی لذّت چاہتا ہے تو وہ لذّت اسے نہیں ملتی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر دُنیا کی لذّت کو چھوڑتا ہے اور اس کی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی تو دُنیا ملتی ہے مگر اس کی لذّت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے اس کو بھولنا نہیں چاہیئے۔ خدا یابی کے ساتھ دُنیا یابی وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اُسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور پر اسے رزق دے گا کہ اُسے علم بھی نہ ہو گا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے اور اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا کفیل ہو۔ لیکن یہ بات جیسا کہ خود اس نے فرمایا تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی علامات میں سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ دُنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے اور دُنیا اور آخرت کی راحت اُسے مل جاوے وہ یہ راہ اختیار کرے۔ اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے اور اَور راہیں اختیار کرتا ہے تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ ہوں گے جن کو نصیحت بُری لگے گی اور وہ ہنسی کریں گے لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا کہ وہ ان باتوں کی حقیقت کو سمجھیں گے اور پھر بول اُٹھیں گے کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی لیکن اُس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دے گا۔ اصل موقع ہاتھ سے نکل جائے گا اور پیغامِ موت آجائے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ - ہجرت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ جسم میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کلّی عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین ٭

ربوہ ۲۲ - ہجرت - مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریکِ جدید پچھلے دنوں انتڑیوں میں انفیکشن کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئے تھے۔ اب آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے البتہ کمزوری تاحال بہت ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ٭

ربوہ ۲۲ - ہجرت - کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام وسیع پیمانہ پر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا جس میں اہلِ ربوہ محبت و عشق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ذوق و شوق کے عالم میں بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے آنحضرت کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آنحضرت کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام اور آپ کے اعلیٰ اکمل اور اتم فیضان اور تا قیامت اسکے اجراء کو بہت ایمان افروز پیرایہ میں واضح فرمایا۔ شعراء حضرات نے نعتیہ کلام پیش کر کے نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ جلسہ رات دس بجے تک جاری رہا۔ (مفصل خبر آئندہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

علامہ حافظ ابنِ تیمیہ فرماتے ہیں :-

" آپ کی سیرتِ طیبہ آپ کے اخلاق اور اسوۂ حسنہ ہی آپ کی رسالت پر سب سے واضح اور ناقابلِ انکار دلائل ہیں۔ آپ کی لسان فیض ترجمان سے نکلا ہوا ہر حرف آپ کے رسول برحق ہونے پر شاہد ہے۔ آپ کے بیان و خطاب نصائح اور اقوال کا لفظ لفظ اس حقیقت کا اثبات کرتا ہے کہ آپ سچے رسول ہیں آپ کی لائی ہوئی شریعت اور آپ کا دیا ہوا نظامِ زندگی آپ کی رسالت پر گواہی دیتا ہے۔ آپ نے مربی کی حیثیت سے جس جماعت کی تربیت کا فریضہ انجام دیا۔ وہ جماعت اور اس کی زندگی کا گوشہ گوشہ حضور اکرمؐ کی رسالت پر شاہد ہے۔ کوئی شخص جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کرے اور آپ کے شخصی احوال پر غور کرے۔ وہ اور خود اس کا ضمیر اس امر کی گواہی دے گا کہ ایک سچے رسول کی حیات اس کے زیرِ مطالعہ ہے "

(منقول از روزنامہ امروز (اشاعتِ اسلام مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۴۹ ہش)

علامہ موصوف نے اپنے مضمون میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آپ نے زندگی کے ہر پہلو میں نہ صرف وعظ و تلقین سے بلکہ جہاں ممکن ہوا اپنے نمونہ سے صحابہ کرامؓ کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ دنیا میں یقیناً آپ ہی کی واحد ذات ہے کہ جس نے بغیر کسی باقاعدہ کالج یا درسگاہ کے اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایسے اعلےٰ قواعد اور قوانین دنیا کو دئے ہوں کہ آج تک مُلّت کی صورت میں رہنمائی کرتے ہیں۔

یہ مسئلہ نہایت وسیع ہے اور ہمارے لئے مشکل ہے کہ اس مختصر تحریر میں آپ کی اصلاحی مہم کے کارنامہ کو کماحقہٗ بیان کیا جا سکے۔ البتہ جیسا کہ اکبر الہ آبادی نے کہا ہے ؎

رسول اکرمؐ کی ہسٹری کو پڑھو تو اوّل سے تا بآخر
وہ آپ ثابت کرے گی اپنا عجیب ہونا عظیم ہونا

جو شخص بھی آپ کی سیرت کا مطالعہ کرے گا وہ آپ کے کمالِ انسانیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ مستشرقین جنہوں نے آپ کی زندگی کے حالات محض آپ کی ذات پر تنقید کرنے کے لئے مطالعہ کئے ہیں اکثر مجبور ہو گئے ہیں کہ آپ کے فطری اور اعلےٰ معیارِ زندگی کی تعریف کریں۔

علامہ ابن تیمیہ ہی نہیں جنہوں نے اس مضمون پر قلم اُٹھایا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام اہلِ علم حضرات نے آپ کی ہمہ گیر تعلیمات اور ان کے نفوذ کے طریق کار پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اور اکثر شعراء نے آپ کے اوصاف میں نہایت بلیغ و فصیح اشعار بھی تحریر فرمائے ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر نے تو یہاں تک بیان کر دیا ہے کہ

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ۔ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی مندرجہ ذیل رباعی تو بچہ بچہ کی زبان پر ہے :-

بلغ العلیٰ بکمالہٖ
کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلّوا علیہ و آلہٖ

جامی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے ؎

مرحبا سید مکی مدنی العربی
جان و دل باد فدائت چہ عجب خوش نصبی

تقریباً تمام اسلامی شعراء بلکہ بعض غیر مذہب کے لوگوں نے بھی آپ کی نعت میں نہایت اعلےٰ کلام لکھا ہے جس کی نظیر کسی انسان میں نہیں ملتی۔ علاوہ ازیں آپ پر جس کثرت سے درود بھیجا جاتا ہے اور جو اللہ تعالےٰ اور فرشتوں کے متعلق بھی قرآن کریم میں بتایا گیا ہے۔ کسی انسان کو یہ فخر حاصل نہیں ہو سکا۔

ہمارے زمانے میں بھی اکثر علماء اور شعراء نے آپ کی تعریف میں بہت کچھ لکھا ہے تاہم جس انداز سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظم و نثر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ اور خصائلِ عالیہ اور دین کے لئے آپ کی فدائیت بیان کی ہے سارے اسلامی لٹریچر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہم نے اپنے گزشتہ اداریوں میں کچھ حوالے پیش کئے ہیں۔ جہاں تک آپ کی سیرت کی ہمہ گیری کا تعلق ہے اور جو معیارِ اخلاق آپ نے ہر شعبۂ زندگی میں قائم کیا ہے اور جو آپ کے کردار کی شان ہے اس کو آپ نے ایک شعر میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

اگر خواہی دلیلش عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

(باقی)

"غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام" ــــ وقفِ جدید کا عظیم الشان پروگرام ہے

سندھ میں سترہ مشن اور معلمین وقفِ جدید کی عظیم کارگزاری

(مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے۔ ناظم مال وقفِ جدید)

جیسا کہ احباب کو وقتاً فوقتاً الفضل میں شائع شدہ رپورٹوں سے واضح ہوا ہو گا سندھ کے علاقہ تھرپارکر میں اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے سترہ مشن قائم ہیں جن میں وقفِ جدید کے معلمین شب و روز خدمتِ اسلام کا کام کر رہے ہیں سینکڑوں بچے قرآنِ کریم ناظرہ اور نماز باترجمہ پڑھ چکے ہیں اور سینکڑوں بچے۔ بوڑھے مرد اور عورتیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس عظیم تربیتی پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اس عظیم جہاد کے لئے اپنے مالوں میں سے خرچ کریں۔ بہت سے افراد اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس میں حصہ لے چکے ہیں لیکن کثیر تعداد ایسے احباب کی اور جماعتوں کی ابھی باقی ہے جن سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس جدوجہد میں کماحقہٗ حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ۔

پس احباب آگے آئیں اور اس جہاد میں اپنا حصہ پیش کریں۔ ایسے احباب جو کم از کم ۵۰/- روپیہ اس عظیم جدوجہد کے لئے روانہ فرمائیں گے ان کے نام خصوصی دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کئے جاویں گے اور اخبار میں ان کے لئے دعا کی تحریک کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ ۶ ماہ سے سخت بیمار ہیں کافی علاج کروایا گیا مگر افاقہ نہیں ہوا۔ کمزوری ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد احمد اشرف معلم وقفِ جدید گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

قسط ۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

پریس کانفرنس (اکرا) میں حضور کا ایمان افروز خطاب اور فضیلتِ اسلام کا اظہار

گھانا کے باشندوں اور جماعتِ احمدیہ کے لئے حضور کے پیغام

جماعتِ احمدیہ گھانا کی ایگزیکٹو کمیٹی میں حضور کے اہم ارشادات

اکرا کی جماعت کو شرفِ ملاقات

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اپنی تازہ رپورٹ مرسلہ از اکرا (گھانا) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں:۔

اکرا (گھانا) ۲۴ اپریل ۱۹۷۰ء

پریس کانفرنس

پریس کانفرنس ہوٹل ایمبیسیڈر کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی۔ دس بجکر پانچ منٹ پر حضور ایدہ اللہ کانفرنس ہال میں تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ بھی ہمراہ تھے۔ پندرہ کے قریب اخبارات، ریڈیو وغیرہ کے نمائندے موجود تھے۔ پریس کانفرنس انگریزی زبان میں ہوئی۔

حضور نے تبسم کناں فرمایا کہ آپ کی زبان بہت میٹھی ہے۔ کچھ لفظ میں نے سیکھ لئے ہیں۔ اس پر حضور نے وہ لفظ دہرائے۔ جن کو سن کر سب بہت محظوظ ہوئے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور پُرنور کا یہ طریق ہے کہ حضور تکلف کے ماحول کو پسند نہیں فرماتے اور اس طرح گھل مل کر اخباری نمائندوں سے گفتگو فرماتے ہیں اور ان کے سوالوں کے جواب اس رنگ میں دیتے ہیں جو طبیعت میں گدگدی پیدا کر دیتے ہیں اور وہ بے اختیار مسکرانے لگ جاتے ہیں۔ تکلف کی سب دیواریں گر جاتی ہیں اور مخاطب اپنے دل کی بات بے تکلفی اور جرأت سے کہہ سکتا ہے اور پریس کانفرنس ایک زندہ دل، تسکین، مہذب اور علمی محفل کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔

اسلام ہمسری اور برابری کا پیغام لایا ہے

حضور نے فرمایا۔ اسلام اس ملک اور دیگر ممالک کے لئے بنی نوع انسان کی بحیثیت انسان کے ہمسری اور برابری کا پیغام لایا ہے اور ہم اس پیغام کے نقیب اور علمبردار ہیں کہ دنیا کا عظیم ترین انسان تمام انسانوں کو اٹھا کر اپنے زمرے میں شامل فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ ہم بنی نوع انسان کے خادم ہیں۔ اور قرآن کریم کا یہ عظیم پیغام ہے۔ میں جہاں جہاں بھی گیا ہوں یہ پیغام دیتا رہا ہوں۔ سب انسان ایک بین الاقوامی برادری ہیں۔ میں آپ کے درمیان یوں محسوس کرتا ہوں جیسے میں اپنے عزیزوں کے درمیان بیٹھا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ کمیونزم صرف انسانی ضروریات Needs کا سوال اٹھاتا ہے لیکن Needs کی تعریف نہیں کرتا۔ اسلام کہتا ہے رب العالمین نے جس قدر صلاحیتیں ہمارے اندر پیدا کیں ان کی پوری نشوونما کے لئے مادی اسباب بھی پیدا کئے۔ اسلئے ہر انسان کا حق ہے کہ اُسے وہ تمام سہولتیں ملیں جن سے اُس کی صلاحیتوں کی مکمل نشوونما ہو سکے۔ اسلام کم سے کم پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ زیادہ سے زیادہ کے حصول پر زور دیتا ہے۔

پوری نشوونما کے لئے جسمانی صحت بھی ضروری ہے۔ میں پاکستان کے بہترین کالجوں میں سے ایک کالج کا پرنسپل رہا ہوں۔ میں نے غریب بچوں پر جو Underfed اور کمی خوراک کا شکار تھے سویابین کا تجربہ کیا ہے جو ایک نہایت عمدہ خوراک ہے۔ بارہ طلباء میں سے سات طلباء امتحان میں Top پر سرِفہرست نکلے۔ اسی طرح اخلاقی ترقی کے لئے ذہنی صحت اور روحانی ترقی کیلئے اخلاقی صحت کی ضرورت ہے۔ پس پورے ترقی یافتہ انسان کے لئے جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صحت کی ضرورت ہے۔ اس کی بہترین مثال حضرت رسول عربی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ پوری نصف شب اللہ تعالیٰ کی عبادت فرمایا کرتے تھے۔ جب تک جسمانی صحت نہ ہو یہ ممکن نہیں۔

فرمایا۔ ہم کسی ذاتی غرض کے لئے نہیں آئے۔ خدمت کے لئے آئے ہیں۔ ایک دفعہ ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا اور بستر کو خراب اور گندہ کر دیا اور صبح صبح چپکے سے چلا گیا راستے میں یاد آیا کہ کوئی چیز ساتھ لانی بھول گیا ہے۔ چار و ناچار واپس گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بستر کو دھو رہے ہیں۔ اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پس ہم خدمت کے لئے آئے ہیں۔ اگر آپ لوگ اپنی خداداد صلاحیتوں کو صحیح طور پر استعمال کریں تو بعید نہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ امریکہ اور یورپ کا اُستاد بنا دے۔ آپ کسی سے کم نہیں ہیں۔ میرا ارادہ ہو رہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ انگلستان یا سکاٹ لینڈ میں افریقہ کے احمدیوں میں سے ایک مبلغ بھجوا دوں۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ میں سیاسی حدود کے خلاف نہیں۔ انہیں ضروری خیال کرتا ہوں۔ جو شخص اپنے وطن سے محبت نہیں کرتا وہ بنی نوع انسان سے بھی محبت نہیں کر سکتا۔ پھر مادہ (matter) اور توانائی (energy) کے بدلتے ہوئے نظریات پر شرح و بسط سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے سب کچھ دریافت کر لیا ہے پھر ایک سائنسدان آ جاتا ہے جو بالکل نئی دریافت کر لیتا ہے۔ میں نے کماسی یونیورسٹی میں طلباء کو یہی بتایا کہ ایجاد اور دریافت کا سلسلہ لامتناہی ہے اور اس کی کوئی سرحد نہیں اور تحقیق و انکشاف کا دروازہ بند نہیں ہوا۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں حقیقی اسلام کے علمبردار کی حیثیت سے آیا ہوں۔ ہم نے اپنے ذرائع کے مطابق عوام کی خدمت کی ہے اور عوام کی محبت نے بھی مجھے اتنا متاثر کیا ہے کہ میں نے بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پایا۔

حضور کے پیغامات

ایک اخباری نمائندے نے حضور سے سوال کیا کہ آپ کا ہم لوگوں کے نام پیغام کیا ہے۔ فرمایا:۔

Let humans learn to love humans.

انسان کو چاہیئے کہ انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ میں ایک پیغام اپنی جماعت کے لئے بھی چھوڑ کر جا رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ نے ایک حد تک اپنے ملک گھانا کی خدمت کی ہے میری خواہش اور دعا ہے کہ اور خدمت کریں اور سکول اور کالج اور میڈیکل سینٹر کھولیں اور اپنے دل کی کھڑکیاں کھول دیں تاکہ اللہ تعالیٰ اندر داخل ہو سکے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ اپنے خالق کے محبوب بندے بن جائیں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آئندہ پچیس ۲۵ سال بہت اہم ہیں۔ انسان اٹامک انرجی کے غلط استعمال سے اپنے ہاتھوں خود تباہ ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ستر سال قبل یہ خبر حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتا دی تھی کہ ایک ایسا ہتھیار بنایا جائے گا کہ جس سے انسان ہی نہیں زندگی ختم کر دی جائے گی۔ جو بچے گا وہ دیکھے گا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی وہ اللہ کا سچا مامور تھا۔

پھر حضور نے فرمایا کہ اب میں کچھ سوال پوچھتا ہوں۔ گھانا کی تعلیمی اور دیگر اعداد و شمار کے متعلق حضور نے سوالات کئے۔ زرعی پیداوار کے متعلق فرمایا ہم نے پاکستان میں زرعی میدان میں بہت تحقیق اور ترقی کی ہے چالیس سے ساٹھ من فی ایکڑ تک بھی گندم پیدا ہو رہی ہے۔ چاول بھی بہت پیدا ہو رہا ہے۔ حضور نے کچھ اعداد و شمار دیکر بتایا۔ ہم باہم ایک دوسرے کی مدد سے کافی ترقی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے

آپ کے صدرِ مملکت سے کہا۔ میں آپ کی مدد اور رہنمائی کے لئے ایک احمدی زرعی ماہر کو بھجوا دوں گا اگر آپ پسند کریں۔ پریس کانفرنس کے بعد اخباری اور ریڈیو کے نمائندوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اور انہوں نے اس موقع پر بہت سے فوٹو بھی لئے۔

جماعت احمدیہ گھانا کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں حضور کے ارشادات

پریس کانفرنس کے بعد ہوٹل کے اسی کمرے میں جہاں پر پریس کانفرنس ہوئی تھی، جماعت ہائے گھانا کی Executive کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں امیر صاحب کے علاوہ ایگزیکٹو کمیٹی کے بارہ اراکین شامل ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے سوچا ہے کہ ایک ریزرو فنڈ قائم کروں تاکہ آپ کی ترقی کی رفتار رُکنے نہ پائے۔ ہمیں رُکنا نہیں چاہیئے۔ یہ ریزرو فنڈ ایسا ہو جو ہمارے ان اخراجات کو برداشت کرے جو Current یا معمولی نہ ہوں۔ میں نے نائیجیریا کی جماعتوں سے پوچھا کہ ایک سکیم کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی ضرورت ہے کیا آپ یہ خرچ برداشت کریں گے؟؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ خرچ برداشت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اب میری توجہ دو سکیموں کی طرف پھیری ہے۔ سکیموں کی تفاصیل بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا ہر شخص کا حق ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اس تک پہنچے۔ المسیح المہدی علیہ السلام ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے روحانی فرزند ہیں۔ کروڑوں اربوں فرزندوں میں سے صرف آپؑ نے آپ ہی کے متعلق فرمایا کہ میرا سلام مہدی معہود (علیہ السلام) کو پہنچا دینا۔

اب تیسری سکیم جس کی نوعیت مقامی ہے یہ ہے کہ ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ اس کی سپورٹ اور مدد کے لئے امریکہ یا انگلستان کی جماعتیں ایک ریزرو فنڈ قائم کریں۔ جو کم از کم بیس ہزار پونڈ کا ہو۔ اس قسم کے ریزرو فنڈ نائیجیریا، گھانا اور سیرالیون میں قائم ہوں گے۔ اہلِ گھانا میں سے اس میں کم از کم دو سو سیڈی (تقریباً اڑھائی سیڈی کا ایک پونڈ سٹرلنگ ہوتا ہے) دینے والے حصہ لے سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اس فنڈ کا نام

Nusrat Jahan fund for the New projects in Ghana

ہوگا۔ نیز فرمایا کہ یہ دو سو سیڈی کی رقم ایک سال کے اندر اندر ادا کی جا سکے گی۔ نیز فرمایا کہ الحاج الحسن عطار اور شاہد احمد قریشی اس سے پہلے حصہ لے چکے ہیں۔ الحاج الحسن عطار نے تو رقم بھی پیش کر دی ہے۔ فرمایا اس فنڈ کے لئے بنک میں الگ اکاؤنٹ کھولا جائے۔

الحاج الحسن عطار اور شاہد احمد قریشی کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب نے اسی وقت حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رقم مقررہ کی پیشکش کر دی ان مخلصین کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مسٹر عثمان بن آدم۔ ۲۔ الحاج طاہر ۳۔ الحاج محمد آرتھر۔ ۴۔ مسٹر اسمٰعیل۔ ۵۔ محمد عیسیٰ ۶۔ مسٹر عبداللہ ناصر۔

اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور اس سے بڑھ کر اسلام اور احمدیت کے لئے مالی اور جانی قربانیوں کی توفیق دے۔ فرمایا خلیفہ مشورہ کرتا ہے، دعا کرتا ہے اور خواہ سو فیصدی اتفاق رائے بھی ہو تو بھی فیصلہ خلیفہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ خلیفہ کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہوتی اور وہی اس مقام پر ہوتا ہے کہ فیصلہ کرے۔ جب میں خلیفہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میں تینوں اینال دیاں گا کہ توں رج جائیں گا"۔ میں تو محسوس کرتا ہوں جیسے ٹھنڈے، صحت مند اور تازہ دریا کے کنارے کھڑا ہوں۔ جو شخص ایسے دریا کے کنارے کھڑا ہو اُسے پانی سٹور (ذخیرہ) کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خدا دیتا ہے میں خرچ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا قیام اشاعتِ اسلام کے لئے کیا ہے۔ اس موقع پر حضور نے جماعت ہائے گھانا کے نئے عہدہ داران کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ میں پرانے عہدہ داران کے کام کی قدر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

الحاج محمد آرتھر صاحب جو جماعت کے پریذیڈنٹ رہے ہیں حضور نے ان کے کام کی قدردانی کے اظہار کے طور پر اُن کو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی پہنائی اور معانقہ فرمایا۔ ان کو بوسہ دیا۔ حاضر احباب نے ان کو اس عزت افزائی اور خوش قسمتی پر مبارکباد دی۔

۲۵ اپریل ۷۰ء کی شام کو حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور ہوٹل میں واپس تشریف لے آئے۔ دیر تک خدام کے درمیان تشریف فرما رہے۔ فرمایا سالٹ پانڈ کے راستے میں یہ خصوصیت نظر آئی کہ کماسی کے راستے کے برعکس اس سڑک پر گرجا گھر بہت کم ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ یہاں ہر پانچ میل پر ایک مسجد بنائی جائے۔ نیز فرمایا۔ زمین لینی چاہیئے۔ مرزا لطف الرحمٰن صاحب نے عرض کی کہ حضور اسّی ایکڑ زمین ایک جگہ ہمارے پاس موجود ہے۔ حضور نے فرمایا مساجد کے خوبصورت نقشے ہم بھجوائیں گے ہمارا ایمان ہے کہ مستقبل ہمارا ہے۔ مسجد نبوی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے ایمان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب مسلمان صرف دو سو کس تھے تو مسجد نبویؐ اس سائز کی بنائی کہ صرف چھت کی لمبائی ۱۰۸ فٹ تھی۔ فرمایا اس علاقے میں ڈچ مشنری بہت ہیں۔ ان لوگوں نے پوپ کے خلاف بھی بغاوت کی ہوئی ہے احمدیوں کو ان کے حالات سے مطلع رہنا چاہیئے تاکہ تبلیغی کام میں ان سے بات کرتے وقت فائدہ اٹھایا جا سکے۔

ریزرو فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سو احباب دو دو سو سیڈی دیں۔ اس سلسلے میں حضور نے کراچی جماعت کے لئے چار لاکھ روپے کی فراہمی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقم فوراً ہی اکٹھی ہو گئی۔

۲۶ اپریل ۷۰ء صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج تقریباً اسّی خدام کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اشانٹی کی جماعت مکرم الحاج حسن عطار صاحب کی سرکردگی میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضور کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ حضور نے ہر خادم کی درخواست پر اس کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ اسی طرح حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے مستورات سے ملاقات فرمائی جو تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔

فیکٹری کا معائنہ

پونے گیارہ بجے صبح حضور الحاج محمد آرتھر صاحب کی فیکٹری کے معائنے کیلئے تشریف لے گئے۔ فیکٹری شہر سے باہر ½۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میں بوتلوں کو بند کرنے والی ٹوپی (Caps) + Drapes اور سیمنٹ بجری کے مختلف سائزوں کے پائپ اور ٹائلز بنانے کی جدید مشینیں نصب ہیں۔ حضور نے مشینوں کے متعلق مختلف سوالات دریافت فرمائے۔ الحاج محمد آرتھر نے ۲۴" قطر کے سائز کا پائپ بنا کر دکھایا جو چند لمحوں میں تیار ہو گیا۔ آرتھر صاحب کے بچوں کو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ سیدہ موصوفہ نے ننھے بچے کو گود میں لیکر پیار کیا۔ حضور نے بچے کا نام دریافت فرمایا۔ عرض کی کہ نام احمد ہے۔ حضور نے اس بچے کو لیکر پیار کیا۔ گیارہ بجکر بارہ منٹ پر حضور نے دعا فرمائی اور پھر فیکٹری سے باہر تشریف لا کر نقشے پر اس راستے کا تعین فرمایا جس پر سیر کیلئے حضور کو اسکے بعد تشریف لے جانا تھا۔ چنانچہ سالٹ پانڈ جانیوالی سڑک پر حضور Amoa Buduatta اموابیڈو آٹا تک تشریف لے گئے۔ راستے میں Awatu میں چند منٹ کے لئے رُک کر مارکیٹ اور دوکانوں کی تصاویر لیتے رہے۔ اموابیڈو آٹا Amoa Buduatta سے دائیں جانب کچے راستے پر چلنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور کی کار کے آگے صرف ایک کار تھی۔ باقی کاریں حضور کی کار کے پیچھے تھیں۔ کچھ دُور جا کر حضور نے قافلے کو رُکنے کا ارشاد فرمایا۔ چاروں طرف گھنا جنگل ہے۔ ایک درخت کے نیچے سائے میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اور خواتین نے کھڑے کھڑے توقف فرمایا۔ یہاں چارپائی کے برابر جگہ صاف تھی اور کوئی درخت یا جڑی بوٹی نہیں تھی ورنہ افریقہ میں تو ننگی زمین سوائے سڑک کے اور کہیں نظر نہیں آتی۔ یہاں حضور نے بہت سے فوٹو لیئے۔ دوپہر کا کھانا جو سینڈوچ اور چاکلیٹ پر مشتمل تھا تناول فرمایا جس میں سب خدام بھی شامل ہوئے۔ سڑک تنگ ہونے کے باعث کاروں کے رُخ کو موڑنا اچھا خاصہ مرحلہ تھا حضور نے اس کی خود نگرانی فرمائی اور واپسی کا ارشاد فرمایا۔ حضور مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا دو بجکر پانچ منٹ پر واپس ایمبیسیڈر ہوٹل اکرا پہنچ گئے۔

اکرا کی جماعت کو شرفِ ملاقات

۲۶ اپریل ۷۰ء شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ہوٹل میں پڑھائیں اور اکرا کی جماعت کو ۹ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک شرفِ ملاقات بخشا۔ نیز حضور نے خدام، سلسلے مشنریوں اور مربی صاحبان کے ساتھ فوٹو کھنچوائی۔ اسی نماز کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ کی ممبر مستورات سے مصافحہ فرمایا۔

۲۶ شب کو حضور نے احباب کو یاد فرمایا اور دیر تک ارشادات سے نوازتے رہے۔ کل کو روانگی تھی اور خاکسار رپورٹ مرتب کرنے میں مصروف تھا اسلئے اس روحانی مائدہ سے محروم رہا۔ بارہ بجے شب کا عمل تھا کہ دروازہ پر ہلکی سی دستک ہوئی تو دیکھا کہ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس خود کھڑے ہیں۔ کسی خادم کو جگانے کی بجائے حضور رپورٹیں ملاحظہ فرما کر خود ہی واپس کرنے کے لئے اس عاجز کے کمرے میں تشریف لے آئے تھے۔ اس عاجز سے نہایت پیار سے فرمایا۔ اب سو جائیں صبح آپ کو سٹ کیلئے روانہ ہونا ہے اسلئے آرام کر لیں۔ اللہ، اللہ خلیفہ راشد کے دل میں اپنے خدام کے لئے کتنی بے پناہ محبت ہوتی ہے کہ میرے جیسے نالائق پر بھی محبت اور شفقت کا بادل مسلسل برستا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کا سایہ ہمارے لئے بلکہ ساری بنی نوع انسان کے لئے لمبا کر دے۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد جلال الدین صاحب پیرکوٹی تاریخ نویس مظفر گڑھ کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی)

(۲)

سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر اور کتب بینی کا شوق

ابتدا ہی احمدیہ کی خریداری کے متعلق پہلے ذکر آچکا ہے اس کے بعد بھی جب کوئی کتاب قادیان سے شائع ہوتی تو آپ نے اسے بڑے شوق سے خریدا۔ آپ کے ذاتی کتب خانہ میں حضرت اقدس کی کتب کے علاوہ سلسلہ کے علماء کی کتابیں بھی موجود تھیں۔ الحکم۔ بدر اور ریویو آف ریلیجنز کے آپ باقاعدہ خریدار تھے۔ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب بھٹی کے بعض خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اکثر ان کی وساطت سے کتابیں منگایا کرتے تھے مذہبی لٹریچر کا آپ کو بہت شوق تھا اور حضرت اقدس کی کتب ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ نزول الماء کی وجہ سے جب آپ کی نظر بند ہوگئی۔ آپ کے فرزند حکیم محمد حیات صاحب آپ کو سلسلہ کے اخبارات و رسائل پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔

تبلیغ احمدیت

تبلیغ آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ ہر وقت لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ تادم واپسیں اس کار خیر میں مصروف رہے آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور بعض دیگر بزرگوں کی سعی جمیلہ کو نوازا اور پیرکوٹ اور اس کے گرد و نواح میں بھی احمدیت پھیلنے لگی۔ چنانچہ مانگٹ اونچے جید کے جھلیاں والا۔ پریم کوٹ کوٹ تارڑ اور بھڑی شاہ رحمان میں کئی افراد حلقہ احمدیت میں داخل ہو کر حسنات دارین سے بہرہ ور ہوئے

مالی جہاد

حضرت مولوی صاحب مالی جہاد میں بھی پیش پیش تھے۔ جب بھی موقع آتا اپنی طاقت سے بڑھ کر اس میں حصہ لیتے تھے چنانچہ مختلف چندوں میں نہ صرف آپ خود شریک ہوتے بلکہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی تاکید کرتے رہتے کہ اس کار خیر میں ضرور شامل ہوں۔ (چند جات کی درجنوں رسیدات راقم الحروف کے پاس اب بھی محفوظ ہیں) حضرت مولوی صاحب اپنے علاقہ کے لئے روشنی کا مینار تھے پیرکوٹ کو ایک مرکزی حیثیت تھی۔ گرد و نواح کے احمدی احباب اپنے چندے آپ کے پاس جمع کراتے اور جمعہ اور عیدین کے مواقع پر پیرکوٹ پہنچ کر آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے تھے اور دنیوی امور میں مشورہ کے لئے بھی آپ کی طرف ہی رجوع کرتے تھے اور آپ دوستوں کی خدمت میں ایک خاص لذت محسوس کرتے تھے جمعہ اور عیدین کے مواقع پر تو آپ کا گھر مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے ایک وسیع لنگر خانہ کا رنگ اختیار کر لیتا تھا۔

فقراء اور غرباء کے ساتھ شفقت اور محبت سے پیش آنا آپ کا ایک امتیازی وصف تھا۔ چنانچہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب بھٹی (حضرت مولوی صاحب کے اسی وصف کی وجہ سے بعض اوقات خطوط میں آپ کے نام کے ساتھ محب الفقراء اور انیس الغرباء کے القاب تحریر فرمایا کرتے تھے (حضرت قاضی صاحب کے کئی خطوط راقم الحروف کے پاس اب بھی محفوظ ہیں)

بعض واقعات

(۱) حضرت میاں نور محمد صاحب صحابی نے سنایا کہ ایک دفعہ کسی حاجت مند نے آپ کو مالی امداد کے لئے کہا۔ آپ کی جیب میں اس وقت جو کچھ تھا اس کے حوالے کر دیا سائل خوش خوش چلا گیا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کہنے لگیں۔ گھر کی ضروریات کا بھی خیال رکھا کریں۔ آپ نے ساری رقم اسکو دے دی ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ گھبراؤ نہیں۔ اللہ کارساز ہے چنانچہ تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ دیو سنگھ صاحب ڈوگرہ کی طرف سے دس روپیہ کا منی آرڈر آگیا۔

(۲) آپ کے صاحبزادہ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ علی پور تشریف لے گئے۔ میں بھی ہمراہ تھا۔ ایک سرائے میں ہم ٹھہرے۔ رات کے وقت ایک غریب آدمی نے اپنی مفلسی اور بے کسی کا اظہار کر کے امداد کی درخواست کی۔ میرے پاس اس وقت ایک ہی روپیہ تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ روپیہ اس سائل کو دیدو۔ میں نے ضروریات سفر کا خیال کر کے عذر کیا۔ آپ نے کسی قدر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے روپیہ دینے کے لئے دوبارہ ارشاد فرمایا چنانچہ میں نے وہ روپیہ سائل کو دیدیا دوسرے دن صبح ہم بازار کی طرف نکلے ایک دوکاندار آپ کو دیکھتے ہی کہنے لگا۔ بہت اچھا ہوا۔ آپ یہاں ہی تشریف لے آئے۔ ہم تو پیرکوٹ آپ کے پاس جانے والے تھے۔ آپ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا ایک بیمار ہے اسے دکھانا ہے چنانچہ وہ آپ کو مریض کے پاس لے گیا۔ آپ نے معائنہ کے بعد نسخہ لکھدیا اور اس نے واپسی کے وقت آپ کی جیب آٹھ روپے ڈال دئے۔

حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹی بیان کرتے ہیں کہ پیرکوٹ کے ایک نواحی گاؤں میں دو غریب اشخاص کی زمین پر ان کے شرکاء نے قبضہ کر لیا وہ امداد کے لئے حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے آپ نے کوشش کر کے گوجرانوالہ میں مقدمہ دائر کروا دیا۔ لیکن مقدمہ گوجرانوالہ کی عدالت میں ان کے خلاف فیصل ہوگیا آپ نے حق رسی کے لئے سیالکوٹ درخواست دیدی۔ اس زمانہ میں اگرچہ حضرت مولوی صاحب آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے لیکن ان بیکس مظلوموں کی دادرسی کے لئے آپ پیرکوٹ سے پاپیادہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ پہنچے۔ رات چوہدری سکندر خان صاحب کے ہاں قیام کیا جو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کے دادا تھے اور صبح ان سے سفارشی چٹھی لیکر حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کے پاس سیالکوٹ پہنچے انہوں نے مقدمہ کی نقل دیکھکر فرمایا۔ آپ فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ اپیل منظور ہو جائیگی۔ چنانچہ تیسری پیشی میں ہی ان مظلوموں کے حق میں فیصلہ ہوگیا

(۳) حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹی بیان کرتے ہیں کہ مظفر گڑھ میں ایک ھیزم فروش تھا جو شکل و صورت سے معزز آدمی معلوم ہوتا تھا۔ وہ اکثر حضرت مولوی صاحب کی نشست گاہ کے قریب سے گذرا کرتا تھا۔ ایک روز آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تم کون ہو تو اس ھیزم فروش نے بتایا کہ فلاں ذیلدار کا عم زاد بھائی ہوں اور اس نے زبردستی میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لئے ایندھن بیچ کر اپنا پیٹ پالتا ہوں یہ سن کر حضرت مولوی صاحب کو سخت تکلیف ہوئی اور آپ نے کوشش کر کے عدالت میں دعویٰ دائر کروا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلوص اور جذبہ ہمدردی کو نوازا اور فیصلہ اس مظلوم کے حق ہوگیا۔ وہ ھیزم فروش اس خلاف توقع کامیابی پر بہت خوش ہوا اور شکرانہ نعمت کے طور پر اس نے اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ حضرت مولوی صاحب کے نام منتقل کرانا چاہا لیکن آپ نے ایسا کوئی معاوضہ قبول کرنے سے انکار کر دیا

آپ کے بعض دیگر اوصاف حمیدہ

احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے آپ فرقہ اہل حدیث سے منسلک تھے اور ان بدعتوں اور مشرکانہ رسوم سے جن میں بعض دوسرے فرقے ملوث نظر آتے ہیں بکلی محترز تھے اور طبیعت پر موحدانہ رنگ غالب تھا علمی اعتبار سے آپ اپنے علاقہ میں منفرد وجود تھے۔

فن طبابت میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ اور کثرت سے آپ کے پاس علاج کے لئے آتے رہتے تھے۔ جب نزول الماء کی عارضہ سے آپ کی نظر بند ہوگئی تو بھی مریضوں کا یہ سلسلہ حسب سابق جاری رہا۔ فن تشخیص میں آپ کو کمال حاصل تھا اور بسا اوقات صرف بیمار کی آواز سے مرض کو شناخت کر لیتے تھے۔ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے طبی کمالات کے پیش نظر حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک دفعہ آپ سے فرمایا تھا کہ اگر آپ باقاعدہ مطب کھولیں تو میں آپ کو بوعلی سینا کی کتاب القانون کا ایک قلمی نسخہ دے سکتا ہوں۔ حکیم محمد حیات صاحب پیرکوٹی اکثر سنایا کرتے تھے کہ ابتدائی ایام میں جب حضرت مولوی صاحب قادیان جاتے تو حضور آپ کو گول کمرہ میں ٹھہرایا کرتے تھے اور مریضوں کو آپ کے پاس بھیج دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ

"آپ کے آنے سے مجھے بہت آرام ملتا ہے۔ بیماروں کو آپ دیکھ لیتے ہیں۔ اور میں سکون سے تالیف و تصنیف میں مشغول رہتا ہوں"

جب بھی آپ قادیان حاضر ہوتے تو کچھ نہ کچھ نذرانہ محبت کے طور پر حضور کی خدمت میں ضرور پیش کرتے۔ بعض اوقات گھر سے کریل کے پھل کا اچار تیار کروا کر اور کئی دفعہ کھیس اور چوغے خاص ڈیزائنوں کی بنوا کر حضور کے لئے بطور تحفہ لے جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آپ سے خاص محبت اور شفقت کا برتاؤ فرماتے۔

(باقی)

فرسٹ ایڈ

فرسٹ ایڈ کی تو گھروں میں بھی ضرورت ہے اور گزرگاہوں اور کھیلوں کے میدان میں بھی۔ لیکن شاید گھروں میں گزرگاہوں اور کھیلوں کے میدان سے زیادہ ضرورت ہے۔ حادثات کے اعداد و شمار اکٹھے کرنے والوں کا اندازہ ہے کہ گھروں میں جس قدر حادثات وقوع پذیر ہوتے ہیں ان کی تعداد تمام ایسے حادثات سے زیادہ ہے جو گزرگاہوں اور کھیلوں کے میدان میں پیش آتے ہیں۔ گھر میں کبھی بچہ سیڑھی سے گر جاتا ہے اور کبھی شیشے کے ٹکڑے سے ہاتھ زخمی کر لیتا ہے۔ اور کچھ نہیں تو یونہی کسی دوائی کی گولی کو اٹھا کر منہ میں ڈال لیتا ہے یا مٹی کے تیل کو سوڈا واٹر سمجھ کر پی لیتا ہے۔ ایسی باتیں اکثر گھروں میں دیکھنے میں آتی ہیں۔

اور جب گھر میں حادثہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے گھر کے معمر افراد کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ بچے اور نوجوان سب کے سب بڑوں سے پوچھتے ہیں کہ اب کیا کیا جائے۔ اگر آپ گھر میں بڑے ہیں اور آپ کو ایسی باتوں کا کچھ علم نہیں تو آپ اپنے گھر والوں کی ایک ضروری امداد کرنے سے قاصر رہیں گے اور گھر والوں کو آپ کی اس حالت سے مایوسی ہوگی۔

پس آپ مجلس انصار اللہ کے رکن ہونے کی حیثیت سے فرسٹ ایڈ ضرور سیکھیں تاکہ آپ گھر کے ہر فرد کی بوقتِ ضرورت مدد کر سکیں اور گزرگاہوں اور کھیلوں کے میدان میں بھی لوگ آپ سے مستفید ہو سکیں۔

اگر آپ کی مجلس میں کوئی ڈاکٹر صاحب ہیں تو ان سے کہئے کہ آپ کی مجلس کے تمام افراد کو فرسٹ ایڈ سکھائیں۔ اس میں نہ زیادہ محنت کی ضرورت ہے اور نہ زیادہ وقت درکار ہے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو طلباء و طالبات امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں حصہ لیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے:۔

۳۸۔ عزیزہ حمیدہ قدسیہ صاحبہ بنت مولانا مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ روس بخارا ۵-۰

۳۹۔ " سعادت منیر صاحبہ بنت ملک غلام نبی صاحب ربوہ (قرآن کریم ختم کرنے پر) ۵-

۴۰۔ عزیز اسماعیل عبدالماجد صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۵-۰

۴۱۔ " قریشی عبدالرحمٰن صاحب " " " ۵-۰

۴۲۔ عزیزہ امۃ الواسع صاحبہ بنت حکیم عبدالواحد صاحب دارالصدر ج ربوہ ۲-۰

دیگر طلباء اور طالبات کو بھی چاہیئے کہ کامیابی کی خوشی میں ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیزم عبدالکریم خان اے۔ پی۔ او (پاکستان نیوی) کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القیوم بنت مکرم حمید اللہ خان صاحب آف کامونکے ۱۰ مئی کو بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی ضلع لاہور نے پڑھا۔

بزرگانِ سلسلہ اور تمام احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار عبدالرشید خان پسر خان عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال۔ کرشن نگر۔ لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۲ ہجرت تا ۹ ہجرت ۱۳۴۹ ہش ایک تربیتی کلاس کا انتظام کیا گیا۔ اس کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ افتتاحی تقریر میں آپ نے خدام کو محنت، دعا اور وقت کی قدر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مطالعہ کی رغبت دلائی۔

یہ کلاس روزانہ پانچ بجے بعد نماز عصر سے سات بجے (شام) تک مسجد گولبازار میں ہوتی رہی۔ مکرم منصور احمد صاحب عمر، مکرم ڈاکٹر ظریف خان صاحب، مکرم عبدالسلام صاحب طاہر اور مکرم صالح محمد خان صاحب نے علی الترتیب قرآن مجید، فرسٹ ایڈ، کلام اور فقہ کے ابتدائی مسائل خدام کو پڑھائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس کلاس میں مجلس ربوہ کے مختلف حلقہ جات کے ۲۲ خدام شامل ہوئے۔ آخر میں امتحان لیا گیا۔ شمس الحق دارالرحمت وسطی، مجید احمد بشیر (دارالصدر جنوبی) اور شمس الدین (دارالصدر غربی ب) نے علی الترتیب اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ خدا تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین

(قائم مقام مہتمم مقامی)

مساجد کی برکات

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مسجدیں ایسی چیز ہیں کہ ان کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی۔ مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی۔ مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ کو اکنافِ عالم میں اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ مساجد کی تعمیر کے مواقع بھی میسر آ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالکِ بیرونِ پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دُعا

بندہ کی ہمشیرہ لیڈی ایچی سن کالج لاہور میں داخل ہے۔ اس کا رسولی کا اپریشن ہو رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے اور صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

خاکسار

مقصود احمد بٹر ساکن کوتوبدا تہ نارنگ

ضلع شیخوپورہ

ربوہ میں بین الاقوامی ہوائی سروس

ایسوسی ایشن کا ذیلی دفتر قائم ہو گیا

برطانیہ (انگلینڈ) و دیگر ممالک کو جانیوالے حضرات پاکستان اسٹیٹ بنک کی منظوری سیٹوں کی بکنگ۔ بیوی بچوں کے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات بلا معاوضہ حاصل کریں۔

خادمِ ملت

جی ایم محسن مینجر رائل ٹریول سروس و آفس

گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۰۹

میں عائشہ سلطان غوث بشیر اہلیہ مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر قوم مودیش پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ (بصورت زیور) -/۳۰۰۰ روپے

۲۔ زیورات طلائی مالیتی (اس میں مذکورہ حق مہر بھی ہے) -/۱۲۱۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاستہا:- عائشہ بی بی اہلیہ محمد عبداللہ صاحب ڈار کوئٹہ۔

گواہ شد:- محمد عبداللہ ڈار خادم موصیہ کلاتھ ہاؤس مشن روڈ کوئٹہ

گواہ شد:- محمد صیبی جان سکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۱

میں اللہ دتہ ڈار ولد مولا بخش صاحب مرحوم قوم ڈار پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

ایک مکان واقع کوئٹہ مالیتی -/۳۹۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاستہا:- عائشہ بی بی اہلیہ محمد عبداللہ صاحب ڈار کوئٹہ۔

گواہ شد:- محمد عبداللہ ڈار خادم موصیہ کلاتھ ہاؤس مشن روڈ کوئٹہ

گواہ شد:- محمد صیبی جان سکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۰

میں عائشہ بی بی زوجہ محمد عبداللہ صاحب ڈار قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

۲۔ ایک دوکان مالیتی -/۱۰۰۰ "

۳۔ مشین سلائی " -/۱۱۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاستہا:- عائشہ بی بی اہلیہ محمد عبداللہ صاحب ڈار کوئٹہ۔

گواہ شد:- محمد عبداللہ ڈار خادم موصیہ کلاتھ ہاؤس مشن روڈ کوئٹہ

گواہ شد:- محمد صیبی جان سکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۱

میں اللہ دتہ ڈار ولد مولا بخش صاحب مرحوم قوم ڈار پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

ایک مکان واقع کوئٹہ مالیتی -/۳۹۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- اللہ دتہ ڈار مکان ۱/۳۱/۷۰ رامگل گوئٹہ

گواہ شد:- خلیفہ عبدالرحمٰن قاضی جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

گواہ شد:- چوہدری محمد حیات سکرٹری تربیت انصار اللہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۲

میں نفیسہ بشیر زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ۔ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی ۱۳۰ تولے مالیتی -/۸۰۰۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاستہا:- نفیسہ بشیر زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب شیخوپورہ۔

گواہ شد:- محمد انور حسین ایڈووکیٹ شیخوپورہ۔ گواہ شد:- بشیر احمد ۵۹/۲ جناح پارک۔ شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۰۱۳

میں سیدہ رشیدہ بیگم بخاری زوجہ شیخ محمد الطاف حسین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی۔ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۹½ تولے مالیتی -/۱۰۹۲-۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاستہا:- سیدہ رشیدہ بیگم بخاری c/o حکیم سید پیر احمد صاحب محلہ وارڈ روڈ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد:- سید مبارک احمد محلہ وارڈ روڈ سیالکوٹ

گواہ شد:- شیخ محمد الطاف حسین راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۴

میں چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری کرم دین صاحب قوم جٹ کانوان پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی بلا اشتراک غیر ۸۲ کنال بارانی واقع گھٹیالیاں مالیتی -/۱۰۵۰۰

۲۔ ایک مکان بشراکت برادرم واقع گھٹیالیاں میں سے ½ حصہ -/۲۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- بشیر احمد ولد کرم الدین صاحب گھٹیالیاں براستہ بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- خورشید احمد ولد غلام حسن صاحب گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- چوہدری خوشی محمد برادر موصی گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ۔

وعدہ کنندگان "ایوان محمود" توجہ فرمائیں

ایسے احباب جنہوں نے "ایوان محمود" کی تعمیر کے لئے وعدے کئے تھے اور ان کے ذمہ ابھی کچھ رقوم بقایا ہیں ان احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم جلد از جلد اپنے بقایاجات ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مہتمم مال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رسول کریمؐ نے اللہ تعالیٰ پر جس کامل یقین اور ایمان کا مظاہرہ فرمایا وہ موسیٰؑ کے واقعہ سے کہیں شاندار ہے

ہجرت کے وقت انتہائی خطرات میں گھرے ہونے کے باوجود آپؐ سے توکّل کا بے مثال نمونہ ظاہر ہوا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیات فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جب لشکرِ فرعون اور موسیٰؑ کے ساتھیوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰؑ کے ساتھی جو صدیوں سے فرعون کے غلام چلے آرہے تھے ڈر گئے اور شور مچانے لگے کہ اے موسیٰؑ! ہم تو مارے گئے اور پکڑے گئے۔ اِس پر موسیٰؑ نے کہا کہ ایسا گمان مت کرو۔ اُس لشکر کے ساتھ فرعون ہے اور میرے لشکر کے ساتھ خدا ہے اور خدا تعالیٰ یقیناً ہمیں پار لے جائے گا۔ خدا تعالیٰ پر توکّل کا یہ ایک نہایت ہی شاندار نمونہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دکھایا۔ مگر اس صداقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انتہائی خطرات میں چاروں طرف سے گھرے ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ پر جس کامل یقین اور ایمان کا مظاہرہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں دکھائی دیتا ہے وہ اس واقعہ سے کہیں زیادہ شاندار اور ایمان افزا ہے۔ جب رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ملا تو آپؐ حضرت ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ لے کر جبلِ ثور کی طرف تشریف لے گئے جو مکّہ سے کوئی چھ سات میل کے فاصلہ پر ہے اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ صبح جب کفار نے دیکھا کہ آپ اپنے گھر میں موجود نہیں اور ہر قسم کے پہرہ کے باوجود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کامیابی کے ساتھ نکل گئے ہیں تو وہ فوراً آپکی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور انہوں نے مکہ کے چند بہترین کھوجی جو پاؤں کے نشانات پہچاننے میں بڑی بھاری دسترس رکھتے تھے اپنے ساتھ لئے جو انہیں جبلِ ثور تک لے آئے اور انہوں نے کہا کہ بس محمد رسول اللہؐ اگر ہیں تو یہیں ہیں یا اس سے آگے اور کہیں نشان نہیں ملتا۔ اُس وقت یہ کیفیت تھی کہ دشمن غار کے عین سر پر کھڑا تھا اور غار کا مُنہ تنگ نہیں تھا جس کے اندر جھانکنا مشکل ہو مگر وہ ایک فراخ مُنہ کی کھلی غار ہے جسکے اندر جھانک کر بڑی آسانی سے معلوم کیا جا سکتا تھا کہ کوئی شخص اندر بیٹھا ہے یا نہیں مگر ایسی حالت میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی خوف طاری نہیں ہوتا بلکہ آپؐ کی قوتِ قدسیہ کی برکت سے حضرت ابوبکرؓ کا دل بھی مضبوط رہتا ہے اور وہ موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح یہ نہیں کہتے کہ ہم پکڑے گئے بلکہ انہوں نے اگر کچھ کہا تھا تو یہ کہ یا رسول اللہ دشمن اتنا قریب پہنچ چکا ہے کہ وہ اگر ذرا بھی نظر نیچی کرے تو ہمیں دیکھ سکتا ہے مگر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسْكُتْ يَا اَبَا بَكْرٍ اِثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ابوبکرؓ خاموش رہو ہم اِس وقت دو نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ایک تیسرا خدا بھی ہے پھر وہ کیونکر ہمیں دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ باوجود اسکے کہ دشمن غار کے سر تک پہنچ چکا تھا پھر بھی اسے یہ توفیق نہ ملی کہ وہ آگے بڑھ کر جھانک سکتا اور وہ وہیں سے بڑبڑاتے واہی تباہی باتیں کرتے ہوئے واپس چلا گیا۔ غرض اس واقعہ کا ایک پہلو یہ ہے کہ موسیٰؑ کے ساتھیوں نے گھبرا کر یہ کہا کہ اے موسیٰؑ! ہم پکڑے گئے۔ گویا انہوں اپنے ساتھ موسیٰؑ کو بھی لپیٹ لیا اور خیال کیا کہ اب ہم سب فرعون کی گرفت میں آنے والے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے توکّل نے آپؐ کے ساتھی پر بھی ایسا اثر ڈالا کہ اس کی زبان سے بھی یہ الفاظ نہ نکلے کہ ہم پکڑے گئے بلکہ اسنے کہا تو صرف یہ کہ دشمن اتنا قریب آچکا ہے کہ اگر وہ ہمیں دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس واہمہ کو بھی برداشت نہ کیا اور فرمایا کہ ایسا خیال بھی مت کرو ہم اس وقت دو نہیں بلکہ ہمارے ساتھ ایک اور بھی ہستی ہے اور وہ ہمارا خدا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۳۶، ۳۳۷)

چندہ جلسہ سالانہ

احباب کی خدمت میں گزارش ہے چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے جس کی شرح ماہانہ آمد کا ۱/۱۲ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۰ ہے۔ ازراہِ کرم ابھی سے ماہانہ اقساط میں اِس چندہ کی ادائیگی شروع فرما دیں تاکہ جلسہ سالانہ سے قبل یہ اقساط ختم ہو جائیں اور روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ کے انتظامات میں دقت پیش نہ آئے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ولادت

میرے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب اختر ایم۔ ایس سی (درہم) پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول باجے بو سیرالیون کو اللہ تعالےٰ نے ۲۵ اپریل بروز ہفتہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سیٹھ محمد الدین صاحب رحمت بازار ربوہ کا پوتا اور مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم دارالپوری کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دورۂ سیرالیون کے دوران بچّہ کا نام "ناصر احمد انجم" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے نیز نیک اور خادمِ سلسلہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار ماسٹر بشارت احمد

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

جلسہ یومِ خلافت

جماعتیں ۲۷ مئی سے ۳۱ مئی تک جس دن سہولت سمجھیں یومِ خلافت کا جلسہ منعقد کریں اور خلافت کی اسلامی حیثیت اور برکات پر تقاریر کی جائیں اور خلافتِ احمدیہ پر مضبوطی سے قائم رہنے کیلئے افرادِ جماعت کو تلقین کی جائے۔ جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ضرورت لائبریرین

شعبہ طبعیات تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک لائبریرین کی ضرورت ہے۔ درخواست دہندہ گریجوایٹ اور لائبریری سائنس میں ڈپلوما ہولڈر ہو۔ گریڈ ۱۵۰-۱۰- ۲۵۰/-۱۰- ۳۵۰ ہوگا۔ (پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴